

## خطبہ (۱۸۵)

یہ خواست و فتن کے ذکر سے مخصوص ہے

ہاں! میرے ماں باپ ان گفتگی کے چند افراد پر قربان ہوں جن کے نام آسمانوں میں جانے بیچانے ہوئے اور زمین میں انجانے ہیں۔ لہذا اس صورت حال کے متوقع رہو کہ تمہیں مسلسل ناکامیاں ہوتی رہیں اور تمہارے تعلقات درہم برہم ہوں اور تم میں کے چھوٹے برسر کا نظر آئیں۔

یہ وہ ہنگام ہو گا کہ جب مومن کیلئے بطریق حلال ایک درہم حاصل کرنے سے توارکا وار کھانا آسان ہو گا۔ وہ وہ وقت ہو گا جب لینے والے (فقیر بنوا) کا اجر و ثواب دینے والے اغیانے سے بڑھا ہوا ہو گا۔ یہ وہ زمانہ ہو گا کہ جب تم مست و سرشار ہو گے، شراب سے نہیں بلکہ عیش و آرام سے اور بغیر کسی مجبوری کے (بات بات پر) قسمیں کھاؤ گے اور بغیر کسی لاچاری کے جھوٹ بولو گے۔ یہ وہ وقت ہو گا کہ جب مصیتیں تمہیں اس طرح کا ٹیکیں گی جس طرح اونٹ کی کوہاں کو پالان۔ (آہ) ان سختیوں کی مدت کتنی دراز اور اس سے (چھکارا پانے کی) امیدیں کتنی دور ہیں۔

اے لوگو! ان سواروں کی باگیں اتار پھینکو کہ جن کی پشت نے تمہارے ہاتھوں گناہوں کے بوجھ اٹھائے ہیں، اپنے حاکم سے کٹ کر علیحدہ نہ ہو جاؤ، ورنہ اپنی بداعمالیوں کے انعام میں اپنے ہی نفسوں کو برا بھلا کھو گے اور جو آتش فتنہ تمہارے آگے شعلہ ور ہے اس میں انداھا دھنڈ کو دنہ پڑو، اس کی راہ سے مڑکر چلو اور درمیانی راہ کو اس کیلئے خالی کر دو، کیونکہ میری جان کی قسم! یہ وہ آگ ہے کہ مومن اس کی لپٹوں میں تباہ و بر باد اور کافر اس میں سالم و محفوظ رہے گا۔

(۱۸۵) وَمِنْ حُكْمِهِ لَهُ عَلَيْهِ الْحَلْمُ

تَخْتَصُّ بِذِكْرِ الْمَلَائِيمِ

آلَا يَأْبَىٰ وَ أَمْيَنُ، هُمْ مِنْ عِدَّةِ أَسْمَاءِ هُمْ  
فِي السَّمَاءِ مَعْرُوفَةٌ وَ فِي الْأَرْضِ  
مَجْهُوَلَةٌ. آلَا فَتَوَقَّعُوا مَا يَكُونُ مِنْ  
إِذْبَارٍ أُمُورُكُمْ، وَ انْقِطَاعٍ وُصَلِّكُمْ، وَ  
اسْتِعْمَالٍ صِغَارِكُمْ:

ذَلِكَ حَيْثُ تَكُونُ ضَرْبَةُ السَّيِّفِ عَلَىٰ  
الْمُؤْمِنِ أَهْوَنُ مِنَ الدِّرْهَمِ مِنْ حِلَّهُ! ذَلِكَ  
حَيْثُ يَكُونُ الْمُعْطَى أَعْظَمَ أَجْرًا مِنْ  
الْمِعْطَى! ذَلِكَ حَيْثُ تَسْكُرُونَ مِنْ غَيْرِ  
شَرَابٍ، بَلْ مِنَ النِّعْمَةِ وَ النِّعِيمِ، وَ  
تَحْلِفُونَ مِنْ غَيْرِ اضْطِرَارٍ، وَ تَكْدِبُونَ مِنْ  
غَيْرِ إِحْرَاجٍ، ذَلِكَ إِذَا عَضَّكُمُ الْبَلَاءُ كَمَا  
يَعْصُّ الْقَنْبَرُ غَارِبُ الْبَعِيرِ. مَا أَكْطُولُ هَذَا  
الْعَنَاءَ، وَ أَبْعَدُ هَذَا الرَّجَاءَ!

أَيُّهَا النَّاسُ! أَلْقُوا هَذِهِ الْأَزْمَةَ الَّتِي  
تَحْمِلُ ظُلُومُهُمَا الْأَثْقَالَ مِنْ أَيْدِيهِكُمْ، وَ لَا  
تَصَدِّعُوا عَلَىٰ سُلْطَانِكُمْ فَتَذَمُّوا غِبَّ  
فِعَالِكُمْ، وَ لَا تَقْتَحِمُوا مَا أَسْتَقْبَلْتُمْ مِنْ  
فَوْرَنَارِ الْفِتْنَةِ، وَ أَمْيُطُوا عَنْ سَنَنِهَا، وَ خَلُّوا  
قَصْدَ السَّبِيلِ لَهَا: فَقَدْ لَعَنِي يَهْلِكُ فِي  
لَهِبِهَا الْمُؤْمِنُ، وَ يَسْلَمُ فِيهَا غَيْرُ الْمُسْلِمِ.

تمہارے درمیان میری مثال ایسی ہے، جیسے انہیں میں  
چراغ کہ جو اس میں داخل ہو، وہ اس سے روشنی حاصل کرے۔  
اے لوگو! سنوا اور یاد رکھو اور دل کے کانوں کو (کھول کر) سامنے لاؤ،  
تاکہ سمجھ سکو۔

--☆☆--

إِنَّمَا مَثَلِيٌّ بَيْنَكُمْ مَثَلُ السَّرَاجِ فِي  
الظُّلْمَةِ، يَسْتَضِيءُ بِهِ مَنْ وَلَجَهَا.  
فَاسْتَعِوا أَيُّهَا النَّاسُ وَعُوَا، وَأَحْضِرُوا أَذَانَ  
قُلُوبُكُمْ تَفْهَمُوا.

-----☆☆-----

۶۔ اس دور میں دینے والے مالدار سے، لینے والے فقیر و نادار کا اجر و ثواب اس لئے زیادہ ہو گا کہ مالدار کے اکتساب رزق کے ذرائع ناجائز و حرام ہوں گے اور وہ جو کچھ دے گا اس میں نمودور یا اور شہرت و نمائش مقصود ہو گی جس کی وجہ سے وہ کسی اجر کا ممتنع نہ ہو گا اور غریب لے گا تو انی غربت و بے چارگی سے مجبور ہو کر اور اس سے صحیح مصرف میں صرف کرنے سے اجر و ثواب کا ممتنع ہو گا۔

شارح معترضی نے اس کے ایک اور معنی بھی تحریر کئے ہیں اور وہ یہ کہ: اگر وہ مال دوستند کے پاس رہتا اور یہ فقیر اسے نہ لیتا تو وہ حب معمول اسے بھی حرام کا ریوں اور عیش پرستیوں میں صرف کرتا اور چونکہ اس کا لے لینا بظاہر اس کے مصرف ناجائز میں صرف کرنے سے مدد رہا ہوا ہے، لہذا اس برے مصرف کی روک خام کی وجہ سے وہ اجر و ثواب کا ممتنع ہو گا۔

☆☆☆☆☆